Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۲۳ شہادت ۱۳۶۹ہش، ۲۳ اپریل ۱۹۹۰ء | نمبر ۹۳

محترمہ سیّدہ مہر آپا صاحبہ کی صحت کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترمہ سیّدہ مہر آپا صاحبہ (حرم حضرت فضل عمرؓ) مختلف عوارض خاص طور پر آنتوں اور جگر وغیرہ کی پیچیدگیوں کے علاج کے سلسلہ میں لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ فی الحال ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ محترمہ سیّدہ صاحبہ کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو شخص رُو بدُنیا ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی دُور چل کر رہ جاتا ہے کیونکہ نامرادیاں اور ناکامیاں آخر آکر ہلاک کر دیتی ہیں۔ لیکن جو شخص ساری قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ رُو بخدا ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ ہی کے لیے اس کی سب حرکات و سکنات ہوتی ہیں تو خدا تعالےٰ دنیا کو بھی ناک سے پکڑ کر اس کا خادم بنا دیتا ہے اگرچہ اس حالت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دنیا دار تو دُنیا کا دیوانہ ہوتا ہے لیکن یہ رُو بخدا شخص جس کی دنیا خادم کی جاتی ہے دنیا اور اس کی لذّتوں میں کوئی لذّت نہیں پاتا۔ بلکہ ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے کیونکہ وہ لُطف اور ذوق دنیا کی طرف نہیں ہوتا بلکہ کسی اَور طرف ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۱۹۵)

"والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہمّ و غم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے۔ تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدّم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دُکھ اُٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچّہ کو ہو چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو۔ ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۵)

○ مکرم صوبیدار نذر حسین صاحب فیکٹری ایریا۔ ربوہ کچھ عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں مکرم صوبیدار صاحب انگریزی زبان میں بہت اچھی نظم کہنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ آپ نے سلسلہ کے لٹریچر میں سے بعض کتب کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مفید وجود کو جلد صحت عطا فرمائے اور لمبی عمر سے نوازے۔

○ مکرم محمود احمد صاحب کاہلوں (کراچی کلاتھ ہاؤس) کے بیٹے کے گلے کا اپریشن ہوا ہے

○ مکرم طاہر احمد صاحب باجوہ ابن نصیر احمد صاحب باجوہ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کی ٹانگ کار کے حادثے میں ٹوٹ گئی ہے اور وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ زیر علاج ہیں

○ مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور جگر پر رسولی کی وجہ سے علیل ہیں۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب راجوروی کی بیٹی نصرت جہاں بیگم تین چار ماہ سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ راشدہ خانم صاحبہ بنت چوہدری عبدالمجید صاحب، گجر (چھنیاں) عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

صبر، یقین کامل، انکسار اور تسبیح و تحمید کامیابی کے ہتھیار ہیں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

صبر کے اندر دو مفہوم داخل ہیں۔ ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کرتے جانا اور کسی قسم کی مایوسی کا اظہار نہ کرنا، دوسرے کامل یقین رکھنا کہ میں بہر حال ضرور غالب آؤں گا۔ فرمایا، صبر اور یقین کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ صبر وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اپنے مقصد کے غلبے پر کامل یقین رکھتے ہوں اور متذبذب نہ ہوں یقین میں کمی آئے گی تو صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔ صبر کے ساتھ خدا کے وعدے پورے ہونے کا بھی تعلق ہے۔ جو صبر کرتے ہیں ان کے حق میں خدا کا وعدہ آیا کرتا ہے اور جو صبر چھوڑ دیتے ہیں ان کیلئے وعدہ پورا نہیں ہُوا کرتا۔ فرمایا، استغفار کا نصیحت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جتنا انسان اپنی کمزوریوں کی طرف توجہ رکھتے ہوئے خدا سے مانگتا رہے کہ اے خدا جو کام تم نے سارے عالم کو نصیحت کا میرے سپرد فرمایا ہے اس کی میں اہلیت نہیں رکھتا۔ میں تو تیرے حکم کے تابع نصیحت کر رہا ہوں اس زعم میں نہیں کہ میں ولی اللہ بن چکا ہوں کہ لوگوں کو اپنی طرف بلاؤں تو اس کی نصیحت میں اثر پیدا ہوتا ہے۔

باقی صفحہ ۸ کالم ۱ پر

ربوہ میں نماز عید پونے آٹھ بجے بیت الاقصیٰ میں ادا کی جائے گی۔

احباب و خواتین بروقت پہنچ جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ، ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳، شہادت ۱۳۶۹ھ ۲۳، اپریل ۱۹۹۰ء

لقاءِ الٰہی

دوست سے مل کر دوست کو کتنی خوشی ہوتی ہے ۔ چاہے اس سے کچھ بھی نہ لینا ہو ۔ اور اس سے کسی مطلب برآری کا سوال بھی نہ پیدا ہوتا ہو ۔ اللہ تعالےٰ ہمارا سب سے بڑا دوست ہے اور دوست بھی ایسا جس سے ہم نے سب کچھ لینا ہے ۔ جس سے مطلب برآری کے بغیر ہماری زندگی ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتی، اگر ایسے دوست سے ملاقات ہو جائے تو انسان کو کتنی خوشی ہوگی، اس کا کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا ہے ۔ لیکن خدا تو ہر جگہ ہے، ہمارے دائیں بھی اور بائیں بھی ۔ ہمارے آگے بھی اور پیچھے بھی ۔ تو کیا ہماری ملاقات اس سے ہر وقت ہوتی رہتی ہے ۔ ہوتی رہنی تو چاہیئے ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہوتی نہیں ۔ ہماری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہونے کے باوجود ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اسے دیکھ سکنے والی آنکھیں پیدا کریں ۔ اسے سمجھ سکنے والا ذہن پیدا کریں اور اس سے ملنے کی خواہش رکھنے والا اور اس سے مل کر خوش ہونے والا دل پیدا کریں ۔

اس سلسلہ میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (اللہ تعالےٰ ہر قدم پر آپ کی مدد فرمائے) فرماتے ہیں ،

"لقاء کے مضمون کو سمجھ کر اپنے اندر شعور پیدا کرنا یہ لقاء کی طرف پہلا قدم ہے ۔ پھر جیسا میں نے بیان کیا اپنے اندر ذاتی لطافتیں پیدا کریں تا کہ یہ دیدار جو ہے محض ایک غائب کا دیدار نہ ہو بلکہ ایک ایسے حاضر کا دیدار ہو جو دیکھ کر پھر آنکھوں سے آنکھیں ملائے ورنہ یہ سارے نظارے یوں ہونگے جیسے آپ کسی چیز کا حُسن دیکھ رہے ہوں لیکن علم نہیں کہ وہ کہاں ہے وہ نظر آنے کے باوجود بھی پردوں میں رہے گی ۔"

پس خدا تعالےٰ جیسے دوست سے ملنے کے لئے جس کے بغیر ہماری زندگی محض لاشے ہے ۔ ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم اپنے اندر اس کی ہستی اس کی صفات اور اس کی دوستی کا شعور پیدا کریں ۔ ہم جس قدر ان باتوں پر غور کریں گے ہم محسوس کرتے چلے جائیں گے کہ یہ وراءالوریٰ ہستی ہمارے قریب سے قریب تر آتی چلی جارہی ہے ۔ ہماری آنکھوں پر اس طرح ظاہر ہو رہی ہے جیسے دوسری چیزیں جنہیں ہم ہر لمحہ دیکھتے ہیں ۔ ہمارے سب سے بڑے دوست سے ہماری ملاقات ہو جائے گی ۔ اور یہی زندگی کا مقصدِ وحید ہے ۔

سب سے مل کر سب کی خدمت ہے اپنا ایمان
سب انسانوں کے کام آتا ہے اچھا انسان
پیار کے بندھن میں بندھ جائیں اور کرلیں ہم سب
دنیا بھر کو ایک بنانے کے عہد و پیمان

ابوالاقبال

اندھیری راتوں کے راستے ہیں کہ اِک حسین خواب بن گئے ہیں
تمہارے پاؤں کے نقش میرے سفر کا مہتاب بن گئے ہیں

مرے دِیئے میں تمہاری کرنوں کی روشنی جگمگا رہی ہے
مرے مکاں کے سبھی دریچے تمہارے محراب بن گئے ہیں

مَیں دل کی دھڑکن میں سُن رہا ہوں تمہارا پیغامِ دلنوازی
مرے عدو بھی مری محبت سے میرے احباب بن گئے ہیں

مرے توکل کی کیفیت کا کسی کو اندازہ کس طرح ہو
جو اُن کے اسباب تھے وہ سارے مرے ہی اسباب بن گئے ہیں

غم و الم سے کشید کرتا ہوں مَیں وفاؤں کی شادمانی
خرد کے طعنے بھی میرے سازِ جنوں کا مضراب بن گئے ہیں

مری محبت سے ذرّہ ذرّہ زر و جواہر بنا ہوا ہے
تمہاری نفرت سے چاند تارے بھی آج بے آب بن گئے ہیں

مَیں ہر قدم پر یہ سوچتا ہوں کہ اور آگے قدم بڑھاؤں
جو ولولے ہیں مرے سفر کے وہ روحِ سیماب بن گئے ہیں

نسیم میری فسردگی کو غمِ زمانہ سے رابطہ ہے
جو آتشیں اشک بہ رہے تھے وہ بہ کے برفاب بن گئے ہیں

نسیم سیفی

جب کبھی آدمی بھی انساں تھا
اُس زمانے کی ہے تلاش مجھے
مشعلِ برق کے اُجالے میں
آشیانے کی ہے تلاش مجھے

عبدالکریم قدسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

کشمیر جل رہا ہے

جیسے جیسے مقبوضہ کشمیر کے حالات بگڑتے چلے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ اور امریکہ کو اس سلسلے میں تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ دونوں نے پاکستان اور ہندوستان سے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ وہ حالات کو مزید خراب ہونے سے بچائیں پاکستان اور ہندوستان کے حالیہ بیانات سے لوگ یہ اندازہ کرتے ہیں کہ شائد جنگ اب بہت قریب آ گئی ہے۔ کشمیر کے لئے پہلے ہی دو دفعہ جنگ لڑی جا چکی ہے۔ امریکہ کی حکومت نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ کشمیریوں پر تشدد بڑھتا جا رہا ہے اور اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ ہندوستان سیاسی گفت و شنید کے ذریعے معاملہ حل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اقوامِ متحدہ کے ایک نمائندہ نے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار جو اس وقت بلجیم میں ہیں کی طرف یہ بیان منسوب کیا ہے کہ انہوں نے تمام متعلقہ پارٹیوں سے تحمل اور بردباری کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے اس بات پر دکھ کا اظہار کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں معصوم جانوں کو ہلاک کیا جا رہا ہے۔ حالات تو پہلے ہی خراب تھے لیکن گذشتہ روز جب تین یرغمالیوں کو ہلاک کر دیا گیا تو حالات اور بھی خراب ہو گئے۔ ان یرغمالیوں کو اس لئے ہلاک کیا گیا کہ یرغمالی بنانے والوں کا یہ مطالبہ پورا نہ کیا جا سکا تھا کہ ان کے تین ساتھیوں کو جنہیں حراست میں لیا گیا تھا رہا کیا جائے۔ ہندوستان پاکستان پر الزام لگاتا ہے کہ کشمیر میں تشدد کا باعث پاکستان ہے۔ پاکستان کا مؤقف یہ ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کے حالات میں کسی رنگ میں بھی دخل اندازی نہیں کر رہا۔ لیکن چونکہ مقبوضہ کشمیر کے باشندوں کی اکثریت مسلمان ہے اور مسلمان ہی اس وقت مارے جا رہے ہیں اس لئے پاکستان کو اپنے ان دینی بھائیوں سے ہمدردی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ہندوستانی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ انسانی حقوق کو قائم کرنے کا اہتمام کرے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اصولی طور پر ہم قیدیوں کو حراست میں رکھ کر ہلاک کرنے کے خلاف ہیں ایمنسٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ جتنے لوگوں کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ انسانی سلوک کیا جانا چاہیے اور جن کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ ان کی موت میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ انہیں رہا کر دینا چاہیے۔ ایمنیسٹی انٹرنیشنل نے ہندوستان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس الزام کی تحقیقات کروائی جائے کہ اس کی حکومت نے بہت سے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

اسرائیل ۔۔۔ ایک اور جنگ

یاسر عرفات گذشتہ جمعرات کے روز اٹلی جانے والے تھے۔ مسٹر جمی کارٹر جنہوں نے ۱۹۷۸ء میں کیمپ ڈیوڈ امن معاہدے پر اسرائیل اور مصر کو مائل کیا تھا حالیہ امن کی تلاش میں بھی کوشاں ہیں۔

یاسر عرفات، چیئرمین تنظیم آزادی فلسطین نے اٹلی ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل ایک اور جنگ چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا جنگ کی خواہش میں روس سے اتنے زیادہ یہودیوں کو اسرائیل میں لا کر اپنا عظیم اسرائیل منصوبہ مکمل کرنا چاہتا ہے۔ یاسر عرفات نے کہا کہ اگر فلسطینیوں کو اسرائیل پر ہی اعتبار کرنا پڑے تو ہم کبھی امن کی منزل نہیں پا سکتے۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ اسرائیل نے امن کے پیغام کو ہمیشہ رد کیا ہے۔ اور اس کے آگے روڑے اٹکائے ہیں اس نے بیکر پلین کو بھی آگے نہیں بڑھنے دیا۔ بیکر پلین امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے پیش کی تھی۔ اور مقصد یہ تھا کہ اسرائیل اور فلسطینیوں کو ایک میز پر لا کر گفت و شنید کا موقعہ بہم پہنچایا جائے۔

پیرس کے ایک اخبار نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یاسر عرفات وہاں امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر سے بات چیت کریں گے۔ الحیات جو لندن اور روم سے چھپتا ہے۔ نے کہا ہے کہ ملاقات ٹیونس میں کرنی تھی لیکن اس لئے تاخیر کرنی پڑی کہ یاسر عرفات کو نمیبیا کی آزادی کی تقریبات میں شامل ہونے کے لئے ونڈوک جانا تھا۔

فرانس میں پی۔ ایل۔ او۔ کے نمائندے ابراہیم ساؤس نے اس بات کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا کہ جمی کارٹر وہاں یاسر عرفات سے ملاقات کریں گے۔

ٹی وی تعلیمی چینل

جاپان نے تقریباً ۲½ کروڑ امریکی ڈالر کی گرانٹ تعلیمی چینل (ETV) ای ٹی وی کے لئے دینے کا وعدہ تو کیا ہوا ہے۔ لیکن اب اس گرانٹ کے ملنے میں کچھ یوں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے کہ یہاں بعض سرکاری افسر یہ چاہتے ہیں کہ تعلیمی چینل نجی سیکٹر میں لگائی جائے۔ یعنی یہ روپیہ جو جاپان سے ملنا ہے یہ بعض افراد کو دے کر ان سے یہ چینل لگوائی جائے۔ جب کہ جاپان کو اس بات پر اصرار ہے کہ یہ چینل کسی نجی سیکٹر کو نہ دی جائے جاپانی سفارت خانے نے اسلام آباد میں اس بات پر شدید ردِعمل کا اظہار کیا ہے کہ وزیرِ اطلاعات ملک احمد سعید اعوان نے گذشتہ دنوں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ یہ چینل پرائیویٹ سیکٹر میں لگائی جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے ہدایت دی ہے کہ جہاں تک اس چینل کے لگانے کا سوال ہے اس کو فوری طور پر حل کیا جائے۔ یعنی یہ جو کہا جاتا ہے کہ اسے نجی سیکٹر میں لگایا جائے گا۔ اس کے تمام پہلوؤں کو سامنے لایا جائے۔ ایڈیشنل سیکرٹری نے وزارت مال اور منصوبہ بندی کمیشن کے ساتھ مسلسل تین اجلاس کئے ہیں لیکن کسی حتمی فیصلے پر نہیں پہنچ سکے۔ وزارتِ مال اور منصوبہ بندی کمیشن کا یہ خیال ہے کہ یہ صرف اسی صورت میں لگائی جا سکتی ہے کہ اس کے روزمرہ کے اخراجات جن میں سٹاف کی تنخواہیں بھی شامل ہیں پاکستان ٹیلی ویژن ادا کرے۔ انہوں نے اس بات کا بھی عندیہ دیا ہے کہ اس بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے حکومت بھی کچھ فنڈ زادا کیا کرے۔ اگرچہ بعض سرکاری افسروں کا خیال ہے کہ حکومت پر مزید بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے اور اسی لئے وہ چاہتے ہیں کہ اسے پرائیویٹ سیکٹر میں لگایا جائے بعض لوگ جو حکومت کے اندر اور باہر خاصا اثر رکھتے ہیں وہ بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اس تعلیمی چینل کو نجی سیکٹر کے حوالے کیا جائے لیکن جاپان اس بات کی اجازت نہیں دیتا اس لئے ایسا کرنا ممکن نہ ہو سکے گا۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ان حالات میں یہ چینل حکومتی سیکٹر یا نجی سیکٹر کسی میں بھی لگ بھی سکے گی یا نہیں اور کیا پاکستان جاپان کی اس گرانٹ سے فائدہ اٹھا سکے گا یا نہیں۔

کھٹمنڈو

کھٹمنڈو میں ایک لاکھ کے قریب مظاہرین سڑک کی رو کیں توڑ کر شاہ بریندرا کے محل تک پہنچنے ہی والے تھے کہ ان پر فائرنگ کر دی گئی جس کے نتیجے میں ۵۰ آدمی تو وہیں ہلاک ہو گئے اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔ یہ مظاہرے جمہوریت کی ترویج کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اس فائرنگ کے بعد کھٹمنڈو میں ایک اور شہر لالت پور میں جو کھٹمنڈو سے سات کلومیٹر کے فاصلے پر ہے کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ اور ہدایت یہ کی گئی ہے کہ کرفیو کی عدم تعمیل کرنے والوں کو دیکھتے ہی گولی سے اڑا دیا جائے۔ کرفیو میں ۲ گھنٹے کی رخصت کا اعلان تو کیا گیا ہے لیکن کچھ زیادہ تفاصیل نہیں بتائی گئیں۔ مشاہدہ کرنے والوں نے کہا ہے کہ کم از کم ایک غیر ملکی جو برطانیہ کا باشندہ تھا۔ مارا گیا اور اس کے علاوہ ایک برطانیہ اور ایک ہالینڈ کا باشندہ زخمی ہوئے ہندوستان اور نیپال کے درمیان تمام ہوائی سفر منقطع کر دیئے گئے ہیں اور یہ نہیں بتایا گیا کہ کب تک منقطع رہیں گے نیپال میں تری بھون انٹرنیشنل ایئرپورٹ بند کر دی گئی ہے۔ ہندوستانی ایئر لائن کے ایک نمائندے نے جو روزانہ کھٹمنڈو جاتی ہے کہا ہے کہ کمپنی نے اپنی فلائٹ روک دی ہیں اور یہ نیپالی حکومت کے احکام پر کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے یہ بھی کہا کہ چونکہ وہاں حالات اچھے نہیں ہیں۔ ہم اپنی فلائٹس کھٹمنڈو تک نہیں لے جائیں گے۔ صرف بھارت ہی کی فلائٹس کو نہیں بلکہ دیگر ممالک کی فلائٹس کو بھی روک دیا گیا ہے۔ ہزاروں غیر ممالک کے باشندے جو سیاحت کے لئے نیپال آئے ہوئے ہیں۔ انہیں وہاں اپنے مقررہ وقت سے زیادہ رکنا پڑا ہے۔

واشنگٹن سے امریکی حکومت نے بیان جاری کیا ہے کہ انہیں نیپالی مظاہرین پر گولی چلنے اور اتنی بڑی تعداد میں مارے جانے کا افسوس ہے۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ نیپالی حکومت اس قسم کی کارروائیوں سے اپنا ہاتھ فوری طور پر روک لے اور مخالف پارٹیوں کے لیڈروں سے گفت و شنید کا آغاز کرے۔ امریکہ کی حکومت نے کہا ہے کہ بہترین حل آپس میں گفت و شنید سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے اب اطلاع ملی ہے کہ شاہ بریندرا نے حزب مخالف کے تمام مطالبے تسلیم کر لئے ہیں اور پارلیمنٹ توڑ دی ہے۔

گائے کے دودھ سے خطرہ

برطانیہ کے ڈاکٹر ڈیوڈ فرید جو خوراک کے سلسلے میں حفاظتی تدابیر کے ماہر ہیں نے کہا ہے کہ انہوں نے متعدد تجارب سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ دل کی بیماریوں کے لئے سب سے بڑا سبب گائے کے دودھ کو زیادہ مقدار میں پینا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عالمی سطح پر جو مطالعاتی تجزیے کئے گئے ہیں ان سے یہی ثابت ہوا ہے کہ گائے کا دودھ خاص طور پر جب وہ اُبلا ہوا نہ ہو تو دل کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ آپ نے یہ بات ایک ایسے اجلاس میں بتائی جو برٹش سوسائٹی برائے انرجی اور ماحولیاتی ادویات کے زیر اہتمام منعقد کی گئی تھی۔ آپ نے کہا میں نے بہت سے قابل یقین ثبوت حاصل کر لئے ہیں اور ان پر تجربات کر کے ہی اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ بات درست ہے۔ کہ گائے کا دودھ دل کی بیماریوں کا باعث ہے آپ نے جاپان کی مثال دی اور کہا کہ وہاں زیادہ عرصہ نہیں ہوا جب دودھ کی طرف رغبت پیدا ہوئی عام طور پر وہاں دودھ نہیں پیا جاتا اور دیکھا گیا ہے کہ جاپان میں دل کی بیماریاں نسبتاً کم ہیں۔ اور یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہائی بلڈ پریشر ہائی ہونے کے باوجود ان کی دل کی بیماریوں کی نسبت دوسرے ممالک کے مقابلے میں خاص طور پر صنعتی ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ اگرچہ بعض دیگر باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ مثلاً" موٹاپا پریشانی اور تمباکو نوشی یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب جاپانی امریکہ چلے جاتے ہیں۔ اور امریکیوں کی عادات خاص طور پر کھانے کے متعلق اپنا لیتے ہیں تو انہیں بھی دل کی بیماریوں کا ویسے ہی خطرہ پیدا ہو جاتا ہے جس طرح امریکیوں کو۔ ڈاکٹر سٹیفن سیلی جن کا تعلق مانچسٹر رائل انفرمری کے کارڈیالوجی کے شعبے سے ہے (یہ انفرمری انگلستان کے شمال میں واقع ہے) نے کہا ہے کہ مختلف ممالک میں دل کی بیماریوں سے موت زیادہ تر کچے دودھ یعنی (جو ابلا ہوا نہ ہو) پینے کے ساتھ زیادہ تعلق رکھتی ہے بنسبت دوسری خوراکوں کے اور ان دوسری خوراکوں میں وہ چربی بھی شامل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر دودھ کو کسی اور شکل میں استعمال کیا جائے مثلاً اس کا پنیر بنا لیا جائے یا دہی بنا لیا جائے تو انسان خطرے سے محفوظ رہتا ہے۔ ڈاکٹر سیلی اس سلسلے میں ابھی مزید تجربات کرنا چاہتے ہیں کہ دودھ کی مختلف شکلوں میں اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔

پرتگال اور آئرلینڈ میں انہیں خاص طور پر اس بات کے ثبوت ملے ہیں کہ دودھ سے دل کے حملے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ڈاکٹر فرید (FREED) کا یہ خیال ہے کہ دودھ سے جو دل کی بیماری کے تعلق کا پتہ چلا ہے تو اس میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اگر دودھ کو جراثیم سے محفوظ کرنے کا عمل کر لیا جائے تو پھر دودھ خطرے کا باعث نہیں بنتا۔ ۱۹۷۰ء کے دہاکے کے وسط میں ڈیوڈ ڈیوس جو ویسٹ ویلز کے ہسپتال کے شعبہ پیتھالوجی میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انسانی جسم میں جب (ANTI BODIES) اینٹی جسمانیت کم ہوں تو خطرہ بڑھ جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایسے مریض جو اس مرض کی وجہ سے ۶ ماہ کے اندر اندر وفات پا گئے۔ وہ اینٹی جسمانیت رکھنے والوں کی نسبت ۱/۲ تھے۔ یعنی اینٹی جسمانیت والے تین گنا زیادہ ہلاک ہوئے۔

امریکہ میں یونیورسٹی جو کنکٹی کٹ میں ہے کے ایک ڈاکٹر نے بھی تجربات سے یہی بات ثابت کی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پنیر اور دہی سے کیوں دل کے مرض کا ویسا ہی خطرہ نہیں ہے۔ جیسا کہ دودھ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ دودھ کے بعض اجزا پنیر اور دہی بننے سے ختم ہو جاتے ہیں اور ان کا کیمیاوی ڈھانچہ ایسا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دل پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر فرید کا خیال ہے کہ ابھی مزید تجربات کی ضرورت ہے تاکہ حتمی طور پر اس نظریے کو پیش کیا جا سکے۔ ایک تجزیاتی مطالعے میں انہوں نے ۴۸ مریض لئے جنہیں دل کے درد کی بار بار ہونے کی تکلیف تھی۔ جسے انجائنا کہتے ہیں ان سب کو کم چربی اور کم کلسٹرول کی خوراک دی گئی لیکن ان میں کسی پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لیکن اس کے بعد ایسی خوراک دی گئی جس میں دودھ بھی شامل نہیں تھا اور انڈے بھی شامل نہیں تھے۔ اس خوراک سے انہیں خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ ۳۹ مریضوں نے مکمل صحت یا جزوی آرام کی اطلاع دی ان میں سے ۱۸ کا وزن بھی کم ہو گیا باوجود اس کے کہ وہ چینی اور چربی یعنی تیل کی زیادہ خوراک کھاتے رہے تھے۔ ہائی بلڈ پریشر کے ۴ مریضوں میں سے ۳ نے افاقہ پایا۔ ڈاکٹر فرید نے بتایا ہے کہ جب انہوں نے محسوس کیا کہ دودھ کی وجہ سے انہیں نقصان ہو رہا ہے تو انہوں نے فوری طور پر اپنی غذا میں سے دودھ کو خارج کر دیا۔

امریکہ میں مرد و عورت

امریکہ میں اعداد و شمار حاصل کرنے والے اداروں نے کہا ہے کہ اس وقت وہاں مردوں کی تعداد زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے یعنی عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یہ بات ۱۹۸۰ء سے لے کر اب تک کی اور ایسا اس صدی کے شروع ہونے سے اب تک کبھی نہیں ہوا۔ سوائے پہلے دہاکے کے۔ مردوں کی اموات کی شرح تیزی سے کم ہو رہی ہے جبکہ عورتوں کی بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح مردوں کی اوسط عمر بھی بڑھ رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں عورتوں کی نسبت مردوں کی تعداد زیادہ ہو رہی ہے۔ کینسر کی وجہ سے اس وقت عورتوں کی اموات زیادہ ہو رہی ہیں۔ جبکہ مردوں کی پہلے کی نسبت کم ہو گئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ۱۹۶۰ء میں جب عورتیں زیادہ سگریٹ پینے لگیں تو اس وقت سے یہ تبدیلی آنی شروع ہوئی ہے۔

یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۸۵ سال کی عمر تک عمر کے بڑھنے میں مرد زیادہ تیزی سے بڑھنے لگے ہیں اور عورتیں کم۔ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۹ء تک مردوں کی تعداد میں ایک کروڑ پانچ لاکھ ستاون ہزار کا اضافہ ہوا۔ جبکہ عورتوں میں ایک کروڑ ۴ لاکھ اڑتالیس ہزار کا اضافہ ہوا۔ مردوں کی تعداد میں اس اضافے کے باوجود امریکہ میں عورتیں زیادہ ہیں اور مرد کم عورتیں ۱۲۷ ملین اور مرد ۱۲۱ ملین۔ کہتے ہیں کہ مردوں کی تعداد زیادہ تیزی سے بڑھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ۱۹۸۰ء کے دہاکے میں ۴۳ سال کی عمر تک کے بڑھنے میں مرد زیادہ تھے اور عورتیں کم۔ ۱۹۸۰ء میں ۲۶ سال تک کی عمر کے مرد زیادہ تھے۔ تحقیق کرنے والوں نے کہا ہے کہ اموات کی شرح میں تبدیلی کی وجہ سے یہ تبدیلیاں آئی ہیں۔

استاد کی مار

استاد کی مار سے تو سبھی طالب علم ڈرتے ہیں۔ چپیڑیں، گھونسے، اور ڈنڈے مارنے والے استاد سے بھلا کون نہیں ڈرے گا۔ اور چھوٹے طالب علموں کو تو مرغا بھی بنا دیا جاتا ہے اور بعض اوقات طالب علم کو مرغا بنا کر اسکے ساتھی سے کہا جاتا ہے کہ یہ ہے تمہارا گھوڑا اب اس پر سواری کرو۔ لیکن چین میں ایک استاد نے ایک عجیب طریق اختیار کیا۔ اسکے طالب علم کلاس میں شور مچاتے تھے اور وہ اس شور کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے آکو پنکچر کی دو سلائیاں لے کر دو طالب علموں کے ہونٹ سی دئیے اور کلاس میں اعلان کر دیا کہ آئندہ جو شور کرے گا۔ اس کے ہونٹ اسی طرح سی دئیے جائیں گے اس استاد کا نام ہے وانگ کلزاؤ WANG CALZHAO اور یہ سکول جانگ زو صوبے JAUNGSU میں واقع ہے۔ جب والدین نے حکام بالا کے پاس اس استاد کی شکایت کی تو اسے برطرف کر دیا گیا۔ اچھا ہی ہوا کہ وہ برطرف ہو گیا۔ ورنہ خدا جانے وہ روزانہ سبق پڑھانے کی بجائے بچوں کے ہونٹ سیتا رہتا۔ کیونکہ بچے اور شور تو ایک دوسرے سے الگ نہیں کئے جا سکتے انہیں جب بھی موقعہ ملتا ہے وہ شور مچاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برما سے قادیان تک

محمود احمد برمی

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب سے کچھ عرصہ قبل خط کے ذریعہ ملاقات ہوئی تو خاکسار نے وعدہ کیا کہ میں انہیں برما سے قادیان تک پہنچنے کی مکمل روئیداد تحریر کرکے بھجواؤں گا واقعات کو ضبط تحریر میں لانے کیلئے قلم اٹھایا تو احساس ہوا کہ فن تحریر کوئی بچوں کا کھیل نہیں تاہم وعدہ کا بھی پاس تھا اور اپنی کمزوریوں کا بھی احساس ہمت کی اس تمام کوشش کا ماحصل ذیل میں درج کرکے بھجوا رہا ہوں۔

خاکسار کا نام محمود احمد ہے اور قیام پاکستان کے بعد سے خاکسار برمی صاحب کے عرف عام سے جانا اور باآسانی پہچانا جاتا ہے۔ میرے والد صاحب کا نام عطاءاللہ ہے آپ پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر تھے اور کافی عرصہ تک بسلسلہ ملازمت آپ کا برما میں قیام رہا والد صاحب کو احمدی ہونے کی سعادت بھی بچپن میں نصیب ہوئی اور اکثر وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے احمدیت کا تعارف رسالہ REVIEW OF RELIGIONS کے ذریعہ نصیب ہوا۔ والد صاحب ۱۸۸۵ء میں پیدا ہوئے اور اکتوبر ۱۹۶۹ء میں آپکی وفات ربوہ میں ہی ہوئی۔ آپ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ میرے والد صاحب بچپن میں ہی یتیم ہوگئے تھے۔ میرے دادا جان کا تعلق ہوشیارپور سے تھا اور دادی صاحبہ آدم پور ضلع جالندھر کی رہنے والی تھیں۔ خاندانی اعتبار سے ہمارا تعلق راجپوتوں کی جسوال برادری سے ہے جب میں چھوٹا سا تھا تو اس وقت میں نے دیکھا کہ خاندان کی عورتیں گائے کا گوشت نہیں کھاتی تھیں اور اگر جوانی میں کوئی بیوہ ہوجاتی تو دوبارہ شادی بھی نہ کرواتی تھی۔

میرے والد صاحب چونکہ بچپن میں ہی یتیم ہوگئے تھے اس لئے آپ کی پرورش اور تعلیم کا اہتمام آپ کے ماموں جان نے کیا وہ انہیں لاہور لے آئے اور پھر وہاں سے ہی انہوں نے ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا۔ میری دادی جان کے سات بھائی تھے۔

والد صاحب نے ۱۹۰۶ء میں ڈاکٹری کا کورس مکمل کیا اور پھر برما تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ انہوں نے بتایا کہ اُن کے ساتھی طالب علم نے اُن سے کہا کہ اُس نے خواب میں دیکھا ہے کہ تم (یعنی میرے والد صاحب) احمدی (مرزائی) ہوگئے ہو۔ والد صاحب نے جواب میں کہا کہ تم ایسے ہی کہہ رہے ہو لیکن خدا کو یہی منظور تھا سو یہ سعادت انہیں ۱۹۱۶ء میں نصیب ہوئی۔ یہ امامت ثانیہ کا عہد آفریں دور تھا

آپ جب لاہور میں زیر تعلیم تھے تو آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیکھنے کی کوشش کی لیکن حضور کا چہرہ مبارک نہ دیکھ پائے صرف دستار مبارک پر نظر پڑ سکی اکثر کہا کرتے تھے غالباً میری کوشش میں وہ خلوص اور چاہت نہ تھی جو کہ اللہ والوں کے دیدار کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ جب میرے والد صاحب برما میں مقیم تھے تو اس زمانے میں برما میں تین چار اور احمدی ڈاکٹر بھی تھے اُن میں سے ایک ڈاکٹر صاحب غالباً انکا نام غلام مصطفیٰ صاحب یا غلام مرتضیٰ صاحب تھا کے ہاں الفضل باقاعدگی سے آتا تھا وہ بھی والد صاحب کے زیر مطالعہ رہا اسی طرح آپ نے معرکۃ الآراء تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا بھی بغور مطالعہ کیا۔ آپ اس تصنیف کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے اسی طرح جیسے میں پہلے تحریر کرچکا ہوں رسالہ REVIEW OF RELIGIONS کے بھی بڑے مداح رہتے والد صاحب بتاتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب آپ کو کتابیں اور رسائل جو بھی اُن کے پاس ہوتے دے دیا کرتے تھے۔ والد صاحب نے جب جماعت کی کتب کا مطالعہ کیا اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاق کو پرکھا اور جانچا تو اس نتیجہ پر پہنچے کہ وہ حقیقت جس کی انہیں تلاش تھی وہ خدا تعالےٰ نے انہیں مہیا کردی ہے تو اس طرح آپ بھی سعید روحوں کے گروہ میں شامل ہوگئے۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب جنکی وساطت سے میرے والد صاحب کو یہ فیض ملا اُن کی وفات ۱۹۲۰ء یا ۱۹۲۲ء کو رنگون سے واپس ہندوستان آتے ہوئے ہوئی۔ ان دنوں میں بحری جہاز والوں کا دستور یہ تھا کہ جہاز پر جو بھی وفات پاجاتا وہ اُسے کھلے سمندر میں پھینک دیتے تھے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے معاملہ میں یوں ہوا کہ دوران سفر جہاز کے ڈاکٹر نے موت کا باقاعدہ اعلان نہ کیا بلکہ کلکتہ پہنچ کر اُن کی میت احمدیوں کے حوالے کی ڈاکٹر صاحب بھی موصی تھے اُنکی قبر تو کلکتہ میں ہی ہے لیکن اُن کے نام کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔ جب میں قادیان میں زیر تعلیم تھا تو والد صاحب ۱۹۲۸ء کو جلسہ سالانہ پر تشریف لائے اور اُنہوں نے مجھے یہ کتبہ دکھایا۔ غرض ساری زندگی آپ اُس نیک انسان کا ذکر کرتے رہے جس کے نیک اخلاق کے باعث والد صاحب کو یہ نعمت عظمیٰ نصیب ہوئی واقعی دلوں کو جیتنے کیلئے نیک اخلاق کا ہونا انتہائی ضروری ہے اور ہماری بقا اور بڑھوتی بھی اسی طرح ممکن ہے کہ ہم بھی ڈاکٹر صاحب جیسا نمونہ دکھائیں۔

لاہور کے قیام کے دوران والد صاحب نے شاعر مشرق علامہ اقبال کو کافی قریب سے دیکھا تھا۔ والد صاحب کے ساتھ دو اور طالب علم پڑھا کرتے تھے ایک تھے جناب خواجہ دل محمد صاحب ریاضی دان جن کی کتابیں ہمیں قادیان میں بھی پڑھائی جاتی تھیں۔ والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ لڑکپن سے ہی خواجہ صاحب ریاضی کے بہت بڑے ماہر تھے۔ ۱۹۲۸ء میں میں نے کافی کوشش کی کہ خواجہ صاحب سے مل لوں لیکن میں اُن کا مکان ڈھونڈ نہ پایا ایک اور طالب علم میاں رمضان علی جو کہ ایم اے پاس تھے اور بعد میں انہوں نے پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کے فرائض انجام دیئے آپ کے ہی فرزند جناب میاں انور علی صاحب پنجاب کے آئی۔ جی پولیس رہ چکے ہیں۔ یہ دونوں باپ بیٹا ہماری برادری کے ہی ہیں۔ اب دونوں وفات پاچکے ہیں

میرے والد صاحب ٹھیٹھ پنجابی تھے آپ جیسے کہ میں پہلے بھی بیان کرچکا ہوں ۱۹۰۶ء میں برما پہنچے اُس زمانہ کے رواج کے مطابق اُن کی شادی بچپن میں پانچ چھ برس کی عمر میں ہوچکی تھی۔ ہماری ان والدہ صاحبہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی سو والد نے ۱۹۰۸ء میں برما میں دوسری شادی کی اور ہم سب بہن بھائی برما والی والدہ صاحبہ سے ہیں۔ ہماری والدہ صاحبہ کا تعلق برما کے شاہی خاندان سے تھا۔ ۱۸۸۵ء میں انگریزوں نے جب اپر برما فتح کیا اور مانڈلے کا قلعہ فتح کیا تو تمام شاہی خاندان کو قلعہ سے بے دخل کردیا گیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد انگریزوں نے شاہی خاندان کے بچے کھچے افراد کو قلعہ کے اندر رہنے کی دوبارہ اجازت دے دی۔ یہ خاکسار جب ۱۹۸۶ء میں جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کیلئے گیا تو وہاں انسائیکلوپیڈیا برٹینکا دیکھنے پر علم ہوا کہ ۱۸۸۵ء میں جس بادشاہ کو انگریزوں نے گرفتار کیا تھا اُسکا نام THIBAWMINH تھا اور جس کی آخری آرام گاہ مدراس میں ہے اسی طرح انگریز بہادر شاہ ظفر کو دلی سے پکڑ کر رنگون لے گئے تھے۔ جب شروع شروع میں میں نے بہادر شاہ ظفر کی قبر دیکھی تھی تو وہ سڑک کے کنارے عام سی حالت میں تھی اب تو وہاں پورا مزار بن گیا ہے جیسے پہلے بیان کرچکا ہوں میری والدہ برما کے شاہی خاندان سے تھیں۔ ذات کی برہمن تھیں اُن کے جد امجد کا تعلق منی پور امپھال (آسام) سے تھا بدھ مت کی پیرو ہونے کے باعث پالی (PALI) زبان اچھی طرح جانتی تھیں برمی زبان کی بھی ماہر تھیں بدھ مت کی پکی پیروکار تھیں۔ اکثر اوقات والد صاحب سے شادی کے بارہ میں لوگ سوال کرتے تھے کہ آپ نے بدھ مت کی عورت سے کیوں شادی کی حالانکہ برما میں برما کے مسلمان بھی کافی تھے۔ آپ کا جواب یہ ہوتا کہ وہ اخلاق انہوں نے ان میں نہیں دیکھا جو ایک بدھ مت عورت میں انہیں نظر آیا۔ والد صاحب نے دیکھا کہ وہ مذہب کی انتہائی پابند ہیں۔ جب والد صاحب نے میرے نانا جان اور نانی جان سے اس رشتہ کی خواہش کا اظہار کیا اور درخواست کی تو وہ گھبرائے مذہب کا فرق تھا دوسرے والد صاحب ہندوستان کے تھے۔ تاہم بعد میں میری والدہ کے گھر والوں کو بہت سے لوگوں نے سمجھایا اور بالآخر وہ مان گئے والد صاحب نے مسلمان مولوی سے اپنا نکاح وغیرہ پڑھوایا۔ بچپن میں جب میں اپنی والدہ کو بڑے انہماک کے ساتھ عبادت کرتے دیکھتا تو اکثر خیال آتا کہ اگر میں بھی والدہ کی طرح عبادت کروں تو میں بھی ولی اللہ بن سکتا ہوں۔

گو نکاح کے وقت وقتی طور پر والدہ صاحبہ کا مذہب تبدیل کیا گیا تھا لیکن وہ تمام عمر بدھ مت کی پیروکار رہیں۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان تھا کہ والد صاحب نے ہم دونوں بھائیوں کو قادیان بھیجا اور ہم نے مذہبی تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل کی۔ میرے بڑے بھائی بشیر احمد صاحب برمی (حال دار النصر غربی ربوہ) ١٩٢٠ء میں قادیان بغرض تعلیم آئے اور یہ خاکسار اکتوبر ١٩٢٣ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بورڈنگ میں داخل ہوا۔ میری والدہ اکثر کہا کرتی تھیں کہ محمود تمہاری پیدائش کے بعد تمہارا باپ پکا احمدی ہو گیا ہے دراصل یہ احمدیت کی برکت تھی۔ والد صاحب کو حضرت فضل عمر کا نام بشیر الدین محمود احمد بہت ہی پسند تھا۔ یہ پورا نام میرے بڑے بھائی بشیر احمد صاحب برمی کا نام تھا۔ جب یہ خاکسار پیدا ہوا تو آپ نے میرا نام محمود احمد اور بڑے بھائی صاحب کا نام بشیر احمد رکھ دیا اس بات پر میرے بڑے بھائی صاحب والد صاحب سے اکثر کہا کرتے تھے کہ آپ نے میرا نام کاٹ کر چھوٹے بھائی کو دے دیا۔ غالباً یہ حضرت فضل عمر کیساتھ انتہائی عشق کے باعث تھا کہ انہیں اس نام کے علاوہ کوئی نام اور نہ سوجھا سو اپنی سمجھ کے موافق انہوں نے مکمل نام کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دونوں بیٹوں کے لئے اپنی طرف سے بہتری سوچی۔

اب میں اپنے سفر قادیان کا ذکر کرونگا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ١٩٢٠ء میں جب میرے بڑے بھائی صاحب کو میرے والدین قادیان چھوڑ کر آئے تو والدہ کا خیال تھا کہ ایک لڑکا تو احمدی ہو جائیگا دوسرے لڑکے یعنی خاکسار کو بدھ مت کا پیروکار بنایا جائے اس سلسلہ میں والدہ صاحبہ نے مجھے بدھ ازم کی باقاعدہ تعلیم دینی شروع کر دی اور میں نے بھی ارادہ کیا کہ بدھ مت کی تعلیم سیکھ کر بھکشو بنونگا اور یوں گویا کہ جنت کا وارث بن جاؤنگا۔

١٩٢٠ء میں جب ہم رنگون پہنچے تو رنگون سے والد صاحب کا تبادلہ اراکان کر دیا گیا۔ رنگون سے سمندری سفر اختیار کیا اور اکیاب کی بندرگاہ پر پہنچے وہاں سے والد صاحب کا ایک قصبہ جس کا نام MROHAUNG تھا وہاں تبادلہ کر دیا گیا یہ قصبہ کاکس بازار سابقہ مشرقی پاکستان حال بنگلہ دیش کے قریب واقع تھا۔ MROHAUNG کے بارہ میں مشہور تھا کہ یہاں شاہ شجاع شاہ اورنگ زیب کے بھائی نے پناہ لی تھی۔ وہاں ہسپتال جہاں والد صاحب کام کرتے تھے قلعہ پر واقع تھا۔ قلعہ خاصا بلند تھا گو فصیل نہیں تھی لیکن اوپر تک پہنچتے پہنچتے انسان خاصا تھک جاتا تھا قلعہ میں ایک سرنگ بھی تھی جس کے بارے میں مشہور تھا کہ شاہ شجاع یہاں چھپا تھا یا کہ اسی کے راستے وہ واپس ہندوستان چلا گیا۔ اسی قصبہ میں والد صاحب تین سال تک قیام پذیر رہے۔ جب بھی والد صاحب کسی سرکاری کام کے سلسلہ میں قصبہ سے باہر تشریف لے جاتے تو والدہ صاحبہ ہم تمام بچوں کو لیکر علاقہ کے کافی سارے بت خانوں کی سیر کرواتیں جنہیں (PAGODA) پگوڈا کہا جاتا ہے کئی پگوڈے اونچے سنسان جنگلوں میں تھے جہاں تک رسائی حاصل کرنے کیلئے دشوار گزار راستوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ ہم قلعہ میں رہائش پذیر تھے۔ قلعہ کافی بلندی پر تھا۔ تمام جنگل قلعہ سے باآسانی نظر آتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے لوگوں کو ہاتھی پکڑتے دیکھا اس کا طریق کچھ یوں تھا کہ جنگل میں ایک کافی لمبا اور چوڑا گڑھا کھودا گیا اور پھر اسے خوب ٹہنیوں اور جھاڑیوں سے چھپا دیا گیا پھر دیہاتی لوگ جنگلی ہاتھی کو چاروں طرف سے گھیر کر لاتے اور گھیراؤ ایسے طریق پر کیا گیا کہ ہاتھی گڑھے میں گر گیا جب وہ اسمیں گر گیا تو اسے آٹھ دس روز تک وہاں ہی پھنسا رہنے دیا جاتا اسی طرح کافی روز تک اسے بھوکا رکھ کر کمزور کر کے باہر نکالا جاتا ہم چھوٹے چھوٹے سے تھے جب وہ ہاتھی گڑھے میں تھا تو وہ اکثر چنگھاڑتا رہا اور ہم سب بچے رات کو سہمے رہتے۔

میں وہاں کئی سکولوں میں داخل ہوا والد صاحب چونکہ ڈاکٹر تھے اس لئے سکول کے استاد بہت پیار سے پڑھاتے تھے لیکن میرے کلاس فیلوز انتہائی تیز اور شریر تھے۔ ہر روز سکول میں لڑائی جھگڑا ہوتا ایک بار تو اتنی سخت لڑائی ہوئی کہ میں لہو لہان ہو گیا اور سیدھا ہسپتال جانا پڑا۔ غالباً یہ چوٹیں میرے حق میں بہتر ثابت ہوئیں والدہ صاحبہ کا ارادہ نہ تھا کہ وہ مجھے بھی قادیان بھیجیں۔ لیکن والد صاحب نے دیکھا کہ میں وہاں کے سکولوں میں نہیں چل سکوں گا تو ماہ جولائی ١٩٢٣ء کو والد صاحب نے قادیان آنے کا ارادہ کیا۔ قادیان کیلئے سب سے پہلے ہم کاکس بازار پہنچے یہ آجکل بنگلہ دیش کا حصہ ہے یہاں سے ہم (FERRY) میں سوار ہوئے اور چٹاگانگ تک پہنچے۔ کاکس بازار سے چٹاگانگ آتے ہوئے ہم سب سمندری طوفان یعنی CYCLONE میں بھی گھر گئے۔ جو بھی راستہ میں بڑا آتا میں والد صاحب کو کہتا کہ آپ یہاں اتر جائیں ورنہ ہم ڈوب جائیں گے۔ پنجاب میں آندھیاں چلتی ہیں لیکن جنہوں نے CYCLONE کا نظارہ کیا ہے وہی بہتر جانتے ہیں کہ دونوں میں کیا فرق ہے چٹاگانگ سے قادیان تک کا سفر بذریعہ ریل کیا۔ سفر میں تین چار ہفتے لگ گئے۔ اگست ١٩٢٣ء میں یہ خاکسار مع والدین کے قادیان پہنچا۔ یہاں یعنی قادیان میں پہنچ کر ہماری ہمشیرہ جس کی عمر ١٣/١٤ سال تھی وفات پا گئیں۔ قادیان میں موجود تمام ڈاکٹر صاحبان جن میں سے چند کے نام یاد ہیں۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، ڈاکٹر گوہر دین صاحب تمام نے ہمشیرہ کا علاج کیا لیکن تقدیر الٰہی کے سامنے کسی کی پیش نہیں چلتی اُسے قادیان کی سرزمین میں دفن ہونے کی سعادت ملنی تھی سو اللہ تعالیٰ نے اُسے یہ نصیب فرما دی۔

اس حادثہ کے باعث والدہ صاحبہ کی طبیعت خراب ہو گئی اور اگر وہ بضد ہو جاتیں تو ممکن تھا کہ میرا قادیان رہنا ممکن نہ ہوتا لیکن ایسا نہ ہوا۔

برما کے لوگ بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں۔ والدہ صاحبہ برما سے پان کے پتوں کا ٹوکرا ہمراہ لائی تھیں وہ پان دینے کیلئے خاکسار بھی حضرت اماں جان کے ہاں گیا والدہ تو اندر چلی گئیں لیکن خاکسار سیڑھیوں پر ہی کھڑا رہا۔ جب والدہ صاحبہ پان دینے گئیں تو انہوں نے سوچا کہ خالی پان دینے نہیں گئیں بلکہ اپنا بچہ بھی حضرت اقدس کے حوالے کرنے گئیں ہیں۔

اکتوبر ١٩٢٣ء کو یہ خاکسار بورڈنگ میں داخل ہوا۔ ١٩٢٣ء سے ١٩٢٧ء تک قادیان بورڈنگ میں رہا اس تمام عرصہ کے دوران یہ خاکسار کہیں بھی باہر نہیں گیا۔ ١٩٢٧ء کو والد صاحب نے ہمیں چھٹیوں میں برما بلوایا۔ ماسٹر نذیر احمد خاں صاحب جو کانگڑہ ویلی کے رہنے والے تھے۔ ویسے وہ حضرت میاں شریف احمد صاحب کے ہاں قیام کرتے تھے وہ ہمیں لے کر برما گئے۔ ١٩٢٧ء میں جب برما پہنچا تو میں نے ارادہ کیا کہ میں واپس قادیان نہیں جاؤنگا تاہم ایک ماہ وہاں قیام کر کے ہم واپس قادیان آگئے۔ ماسٹر نذیر احمد خاں صاحب بہت ہی شریف النفس انسان تھے انکی وساطت سے میری حضرت میاں شریف احمد صاحب سے بھی شناسائی ہو گئی۔ ماسٹر صاحب نواب صاحب کے ہاں بھی آیا جایا کرتے تھے۔ اس طرح میری بھی وہاں واقفیت بڑھ گئی اور میرا نواب صاحب کی کوٹھی پر متعدد بار آنا جانا ہوا۔ حضرت نواب محمد علی صاحب، حضرت نواب عبداللہ خانصاحب، حضرت نواب عبدالرحیم خانصاحب سب بزرگان سے تعارف کی سعادت ملی۔

ان تمام بزرگانِ سلسلہ کی صحبت صالحہ کے طفیل قادیان میں پڑھائی کا عرصہ بہت سود مند ثابت ہوا۔ حضرت عبداللہ خانصاحب کے بچوں کیساتھ اکثر کھیلتا رہتا تھا۔ ١٩٢٧ء تک میری حالت یہ تھی کہ میں واپس برما جانا چاہتا تھا لیکن ١٩٢٧ء سے ١٩٣١ء تک کے عرصہ میں میرا دل یہاں لگ گیا اور جب مارچ ١٩٣٢ء کو واپس برما آنے لگا تو میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ واپس جاؤں دراصل اسکی وجہ یہ تھی کہ اب احمدیت کے بارہ میں مجھے کافی شعور حاصل ہو گیا تھا۔

"باقی آئندہ"

لجنہ کالم

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نے فرمایا:-

عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ قرآن کریم کے علوم کو اپنی نسلوں کے دلوں میں قائم کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے قرآن کریم کی روشنی کچھ اسطرح ان کے گرد ہالے کی شکل میں قائم کر دو کہ خدا کے فرشتوں کو جسطرح آپ قرآنی انوار میں لپٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ محض خدا کے فضل سے اسی طرح خدا تعالیٰ کے فرشتے آپ کی نسلوں کو اور نئے آنے والے آپ کے بھائیوں کو انوارِ قرآنی میں لپٹے ہوئے پائیں اور خدا کے حضور جا کے یہ عرض کریں کہ اے خدا تیرے وہ بندے جو پہلے آئے تھے انہوں نے بھی تیرے فضل سے ایک نورانی مقام حاصل کیا اور تیری محبت کیوجہ سے تجھے خوش کرنے کی خاطر قرآن کریم کو پہچاننے کیوجہ سے انہوں نے قرآن کریم کے انوار کو نئے آنے والوں میں بھی قائم کیا۔ اور ان کی نئی نسلیں بھی ان انوار سے محروم نہیں۔ نئے آنے والوں پر بھی وہ رحمتیں اور فضل اور برکتیں نازل کر جو تو پہلوں پر کر رہا ہے۔

کیا آپ الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لے رہے ہیں۔ قومی ضرورت بھی ہے اور نیکی کا کام بھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

رابعہ بشریٰ بنت مکرم محمد نصر اللہ صاحب
بھٹہ بازار چنیوٹ

سغیر الدین احمد ابن مکرم خواجہ بشیر الدین صاحب قمر
دار الصدر شرقی نمبر ۲ . ربوہ

مسعود احمد شہزاد ابن مکرم مقصود احمد صاحب شہزاد
۱۸۵ ر ب بدھ سنگھ والا تحصیل و ضلع فیصل آباد

محمد اکرم خان ابن مکرم بشیر احمد خان صاحب
گلستان کالونی قینچی امر سدھو لاہور

محمد بشیر ابن مکرم محمد رفیق صاحب شاد
احمد نگر ۔ ربوہ

ثناء اللہ رانا ـــ رضوانہ قدسیہ رانا ـــ صباحت شبنم رانا
بنت ـــ ولد مکرم الف ایم رانا صاحب
یو ویلی نولونگ ویل کیو بک کینیڈا

ملاحت احمد ابن مکرم طاہر احمد صاحب تنویر
۹/۱۳ ، دار الیمن شرقی ربوہ

طارق حسین عباسی ابن مکرم انور حسین عباسی صاحب
دار الصدر شرقی نمبر ۲ ، ربوہ

مصطفٰے احمد ابن مکرم تاج دین صاحب
طاہر آباد ربوہ

رابعہ ناصر بنت مکرم ناصر محمود صاحب بھٹی
۳۴۱ ، بلاک ا ، ٹاؤن شپ لاہور

احمد ابن مکرم سعید احمد صاحب طارق
۹/۱۳ ، دار الیمن شرقی ۔ ربوہ

فیض مصطفٰے ابن مکرم نعیم احمد صاحب
۲۰ ، ناصر آباد ربوہ

لئیق احمد ناصر ابن مکرم مشتاق احمد صاحب ناصر
دار العلوم شرقی ربوہ

مسعود احمد ناصر ابن مکرم محمود احمد شاد مربی سلسلہ
دار العلوم غربی ربوہ

صغریٰ پروین بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب
طاہر آباد ربوہ

شمائلہ سعید بنت مکرم راجہ سعید احمد صاحب
B-1/26 ، ماڈل کالونی کراچی ۲۷

صبتہ النصیر بنت مکرم مبارک احمد صاحب بلوچ
ڈیرہ غازی خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی طالبہ کا امریکہ میں نمایاں اعزاز

عزیزہ مکرمہ صبا رشید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر شمس رشید صاحب جو ہارلنجن ٹیکساس میں دسویں جماعت کی طالبہ ہے کو امریکہ کے طالب علموں میں ایک نمایاں اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ یہ بچی پہلی پاکستانی لڑکی ہے جس کا نام اور حالات زندگی امریکہ کے نمایاں طالب علموں کی کتاب "ہُو از ہُو" ۱۹۸۹ء۔۱۹۹۰ء WHO IS WHO ۱۹۸۹ء۔ ۱۹۹۰ء۔ عزیزہ صبا رشید جو محترم ڈاکٹر عبدالرشید تبسم کی پوتی ہیں کو یہ اعزاز آرٹ کے میدان میں ان کی نمایاں کارکردگی پر دیا گیا ہے۔ ان کو ایک ہزار ڈالر کا سکالرشپ بھی ملے گا۔ "ہُو از ہُو" نامی یہ کتاب امریکہ کے بارہ ہزار سکولوں کی تسلیم شدہ کتاب ہے اور اس میں تمام امریکہ کے ۵ فیصد طلباء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

عزیزہ صبا رشید کے آرٹ ورک کو ہارلنجن کلچرل آرٹس سنٹر میں بہترین شو قرار دیا گیا۔ وہ دو سال سے اپنے سکول کی آرٹس ایسوسی ایشن کی صدر ہیں۔ انہوں نے گذشتہ سال اپنے آرٹ ورک پر دوسرا انعام حاصل کیا تھا۔ وہ ایئربک کی ایڈورٹائزنگ مینجر ہیں اور سبیر اگیلری میں جز وقتی جاب بھی کرتی ہیں۔ ان کی اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر انہیں امریکہ کی آرٹ کی سب سے ممتاز "پیراٹ یونیورسٹی" سے بھی داخلہ کی اجازت موصول ہوئی ہے۔

"عزیزہ صبا رشید کے متعلق اس کی ایک ٹیچر کا کہنا ہے کہ وہ ایک بہترین طالب علم سے بھی بہتر ہے۔ اور اعلیٰ صلاحیتوں کی مالک ہے اس نے اپنے سکول کی آرٹ ایسوسی ایشن کی صدر کے طور پر اتنا زبردست کام کیا ہے کہ اسکے ممبروں کی تعداد پانچ گنا ہو گئی ہے۔ وہ ایک اعلیٰ مقررہ بھی ہے اگر مجھے ایک مثالی طالب علم کا انتخاب کرنا مقصود ہو تو میری نظر انتخاب خود بخود صبا پر پڑے گی۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ہونہار احمدی بچی کو دین اور دنیا میں بہترین کامیابی عطا کرے۔

بقیہ از صفحہ ۱ سے آگے

یہ جو انکسار ہے یہ دعوت الی اللہ میں طاقت پیدا کرتا ہے۔

آخر میں فرمایا۔ کہ صبر۔ یقین کامل اور انکسار اور تسبیح و تحمید غالب آنے والی قوموں کے لئے بہت ضروری ہتھیار ہیں اگر وہ ان ہتھیاروں کے بغیر لڑیں گے تو یہ ان کی سادگی ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۷ء

بے شمار چوڑی سیٹ

چوڑیاں ہی چوڑیاں

ربوہ میں چوڑیوں کی سب سے بڑی دکان

شاھد شاپنگ سنٹر

افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

بالمقابل سب تحصیل ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)

خبریں

ملکی خبریں

○ بھارت اور پاکستان کی فوجوں کے درمیان رن کچھ کے علاقے میں جھڑپیں ہونے کی اطلاع ملی ہے دونوں اطراف سے فائرنگ رات گئے تک جاری رہی کشمیر کے علاقے میں کھوئی رٹہ سیکٹر میں بھی پاکستان اور بھارتی فوجوں میں لگاتار فائرنگ ہوئی اس فائرنگ کی زد میں آکر ایک عورت جو پانی بھرنے گئی تھی شہید ہو گئی۔

○ حکومت پنجاب نے لبسوں ویگنوں، ٹیکسیوں، رکشاؤں اور فلائنگ کوچوں کے کرائے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ جماعت اسلامی نے کشمیر کے بارے میں ایک جلوس نکالا اور اسلام آباد میں داخل ہونے کی کوشش کی اس پر پولیس کا جلوس سے تصادم ہو گیا۔ ایک درجن افراد زخمی ہو گئے متعدد مظاہرین گرفتار

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے طلباء جن کا تعلق پی ایس ایف سے تھا، نے وائس چانسلر ڈاکٹر دلیر خان سے بدسلوکی کی انہیں گریبان سے پکڑ کر ان کے کمرے سے باہر لائے اور انہیں یونیورسٹی سے نکالنے کی کوشش کی۔

○ سندھ میں میہڑ کے علاقے میں ڈاکوؤں نے ایک اغوا شدہ ہیڈ ماسٹر کو قتل کر دیا۔

○ راولپنڈی میں ایک اور دھماکہ ہوا جس سے ۲۵ افراد زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکہ راجہ بازار کی سبزی منڈی میں ہوا دو افراد کی حالت نازک ہے۔

○ کمشنر لاڑکانہ نے بتایا ہے کہ مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے مقبرے اور ایک عجائب گھر کی تعمیر کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق سندھ کی صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت پر واضح کر دیا ہے پنجاب کو دریائے سندھ میں چشمہ جہلم کے پانی سے محروم ہونا پڑے گا۔

غیر ملکی خبریں

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے رکنیت کیلئے نمیبیا کی درخواست کی اتفاق رائے سے توثیق کر دی ہے۔ نمیبیا اقوام متحدہ کا ۱۶۰ واں ملک ہو گا۔ نمیبیا عالمی اقتصادی تعاون کے بارے میں جنرل اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں شرکت کے لئے عالمی ادارے میں شامل ہو جائے گا۔ یہ اجلاس اس ماہ کی ۲۳ تاریخ کو ہو رہا ہے۔

فرانس میں ایڈز کے مریضوں کے خلاف کسی قسم کا امتیازی سلوک روا رکھنے پر قانونی کارروائی کی جا سکے گی۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے ایسا قانون وضع کیا جا رہا ہے جسکے تحت ایڈز، ذہنی یا جسمانی طور پر معذور افراد کے خلاف امتیاز برتنے پر دو سال قید یا سات ہزار ڈالر تک جرمانہ کیا جا سکے گا۔

○ بین الاقوامی امن کیلئے کوشاں امریکہ کی ایک نجی تحقیقاتی تنظیم نے ایک حالیہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ تیسری دنیا کے بعض ممالک کی طرف سے ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت حاصل کرنے میں ٹیکنالوجی کی خفیہ تجارت نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ رپورٹ میں خاص طور پر مغربی جرمنی اور چین پر الزام لگایا گیا ہے کہ ان ملکوں نے تیسری دنیا کے ملکوں کو چوری چھپے جدید ترین ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم کی ہے جس سے بھارت، ارجنٹائن کے ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت خاصی بڑھ گئی ہے۔

خوشخبری

اہالیانِ ربوہ کی خدمت کے لئے پیش پیش

۱۔ اسد میڈیسنز۔ شاہد مارکیٹ غلہ منڈی
سکن کلینک۔ ڈاکٹر مبین الحق مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔

۲۔ ڈینٹل ٹیکنیشین۔ رحمت بازار۔ ربوہ
مدثر احمد صاحب معائنہ کرتے ہیں۔
تسلی بخش علاج کے لئے خدمت کا موقع دیں۔

۳۔ ناصر فائن کلاتھ ہاؤس رحمت بازار۔ ربوہ
بازار سے بارعائت کپڑا خریدنے کیلئے تشریف لائیں

۴۔ جوبلی سٹور رحمت بازار۔ ربوہ
خورد و نوش کی اشیاء اعلیٰ قسم
دالیں، چائے۔ کھانڈ۔ سویاں۔ اچار۔ مربہ جات خریدنے کیلئے تشریف لائیں اور خدمت کا موقعہ دیں۔
کارکنان کے لئے خاص رعایت
اس خوشی کے موقع پر خصوصی رعایت
آپ کے خادم رانا داؤد احمد